40204 ـ عذر کی حالت جنابت سے تیمم کرنا جائز ہے

سوال

کیا تیمم کر کے جنابت ختم کرنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر پانی استعمال نہ کرنے کا کوئی شرعی عذر مثلا پانی نہ ملے، یا بیماری وغیرہ کی بنا پر پانی استعمال کرنا مشکل ہو تو پھر تیمم پانی اور غسل کے قائم مقام ہو گا، چنانچہ جنبی شخص اس حالت میں تیمم کر کے نماز ادا کرلے، اور جب اسے پانی ملے یا عذر زائل ہو جائے تو غسل کرنا ہوگا.

اس کے دلائل قرآن و مجید میں موجود ہیں:

1 ـ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تك ہاتھ دھو لو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تك دھوؤ اور اگر تم جنبی ہو تو غسل کرو، اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آئے یا تم نے بیویوں سے جماع کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو، اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھ کا مسح کرو المآئدۃ (6).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ان سب اسباب کی بنا پر ہمیں طہارت صغری اور طہارت کبری اور تیمم کرنے کا حکم دیا ہے. اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیۃ (21 / 396).

طہارت صغری سے مراد وضوء، اور طہارت کبری سے مراد غسل کرنا ہے.

2 ـ امام بخاری رحمہ اللہ نے دو مقام پر درج ذیل روایت بیان کی ہے:

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك شخص کو لوگوں سے

دور علیحدہ بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے نماز ادا نہ کی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: یا فلاں تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے سے کس چیز نے منع کیا ؟

تو اس نے جواب دیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جنبی ہوں اور پانی نہیں ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آپ کو مٹی استعمال کرنی چاہیے، کیونکہ تمہیں یہ کفائت کرتی ہے "

اور ایك روایت میں ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی مل گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبنی شخص کو پانی کا ایك برتن دے کر فرمایا: جاؤ اپنے اوپر انڈیل لو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (344) اور (348).

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تیمم سے بھی طہارت ہوتی ہے، اور اگر پانی نہ ملے تو پھر تیمم کرنا واجب ہے، اور جیسے ہی پانی مل جائے تو پانی استعمال کرنا واجب ہوگا اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اپنے اوپر پانی انڈیلنے کا حکم دیا تھا، حالانکہ اسے دوسری بار جنابت نہیں ہوئی تھی "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (11 / 239).

3 - امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے کہ ایك شخص عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں جنبی ہوں اور پانی نہیں مل رہا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے: تم نماز ادا نہ کرو، تو عمار رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

یا امیر المؤمنین کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپ دونوں ہی ایك لشکر میں تھے اور جنبی ہو گئے اور ہمیں پانی نہ ملا تو آپ نے تو نماز ادا نہ کی، لیکن میں نے مٹی میں الٹ پلٹ ہونے کے بعد نماز ادا کر لی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" بلکہ آپ کو صرف اتنا ہی کافی تھا، کہ آپ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے اور پھر ان میں پھونك کر اپنے چہرے پر پھیر لیتے "

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: عمار اللہ تعالی سے ڈرو! تو عمار رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: اگر آپ چاہتے ہیں تو میں یہ حدیث بیان نہیں کرتا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: ہم تجھے اسی پر رکھتے ہیں جس

پر تم ہو.

اور ايك روايت ميں ہے: عمار رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے: اے امير المومنين آپ كو اللہ تعالى نے جو مجھ پر حق ديا ہے اگر آپ اس كى بنا پر چاہتے ہيں تو ميں يہ حديث كسى كو بيان نہيں كرتا "

صحيح مسلم حديث نمبر (368).

چنانچہ عمر رضى اللہ تعالى عنہ يہ واقعہ بھول چكے تھے، اسى ليے عمر رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے:

" اے عمار اللہ تعالى سے ڈرو! "

اس كا معنى يہ ہے كہ: عمر رضى اللہ تعالى عنہ عمار رضى اللہ تعالى عنہ كو يہ كہ رہے ہيں كہ: عمار جو كچھ تم بيان كر رہے ہو اور جو ثابت كرنا چاہتے ہو اس ميں اللہ تعالى سے ڈرو، شائد تم بھول رہے ہو يا معاملہ ميں شبہ پيدا ہو گيا ہے.

اور عمار رضى اللہ تعالى عنہ كا يہ قول كہ:

" اگر آپ چاہتے ہيں كہ ميں اس حديث كو بيان نہ كروں "

واللہ اعلم اس كا معنى يہ ہے كہ: اگر آپ ميرى اس حديث بيان نہ كرنے ميں كوئى مصلحت سمجھتے ہيں تو ميں حديث بيان نہيں كرتا، كيونكہ معصيت كے علاوہ ہر معاملہ ميں آپ كى اطاعت و فرمانبردارى مجھ پر واجب ہے، اور اس مسئلہ ميں جو سنت طريقہ تھا اس كى تبليغ اور علم ميں لانا يہ تو ہو چكا ہے، اور جب عمار رضى اللہ تعالى عنہ اس كے بعد حديث بيان نہ كريں تو علم چھپانے ميں وہ شامل نہيں ہوتے، كيونكہ انہوں نے ايك بار حديث بياني كر دى ہے.

اور يہ بھى احتمال ہے كہ اگر آپ اس حديث كو لوگوں ميں مشہور نہيں كرنا چاہتے تو ميں ايسا نہيں كرتا بلكہ اس حديث كو نادر ہى بيان كيا كرونگا " اھـ.

شرح مسلم للنووى.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" چنانچہ عمر رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے: ہم تجھے اسى پر ركھتے ہيں جس پر تم ہو "

" يعنى مجھے اس واقعہ كا ياد نہ رہنے كا مطلب يہ نہيں كہ يہ مسئلہ واقعى حقيقت نہيں، اس ليے مجھے كوئى حق حاصل نہيں كہ ميں آپ كو يہ حديث بيان كرنے سے منع كروں "

دیكھیں: فتح الباری لابن حجر.

4 ـ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ غزوہ ذات السلاسل میں ایك شدید سرد رات مجھے احتلام ہوگیا اور مجھے یہ خدشہ پیدا ہوا كہ اگر غسل كیا تو ہلاك ہو جاؤنگا، چنانچہ میں نے تیمم كر كے اپنے ساتھیوں كو فجر كی نماز پڑھا دی.

انہوں نے رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے سامنے اس كا ذكر كیا تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" اے عمرو كیا تم نے اپنے ساتھیوں كو جنابت كی حالت میں ہی نماز پڑھا دی ؟ !

چنانچہ میں نے آپ كے سامنے غسل میں مانع سبب ركھا، اور كہنےلگا: میں نے اللہ تعالی كا یہ فرمان سن ركھا تھا:

اور تم اپنے آپ كو قتل مت كرو، یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ رحم كرنے والا ہے .

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم مسكرانے لگے اور مجھے كچھ بھی نہ كہا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (334) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (1 / 589) میں اس كی سند كو قوی اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

" اگر جنبی شخص كو اپنی بیمار یا مرنے كا خدشہ ہو، یا پھر پیاس لگنے كا ڈر ہو تو وہ تیمم كر لے، اور عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ كے متعلق بیان كیا جاتا ہے كہ انہیں ایك شدید سرد رات میں احتلام ہو گیا تو انہوں نے تیمم كر لیا اور یہ آیت تلاوت كی:

اور اپنے آپ كو قتل مت كرو، یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ رحم كرنے والا ہے .

چنانچہ اس كا نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے سامنے ذكر كیا گیا تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھڑكا نہیں، اور نہ ہی ان پر سختی كی " اھـ.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اگر كسی شخص كو احتلام، یا حلال یا حرام جماع كرنے كی بنا پر جنابت ہو جائے تو اسے غسل كر كے نماز ادا كرنا ہوگی، لیكن اگر پانی نہ ملنے یا پھر پانی استعمال كرنے كی بنا پر ضرر اور نقصان كا اندیشہ ہو مثلا بیماری بڑھ جائے، یا ہوا بہت زیادہ ٹھنڈی ہو، اور اگر غسل كرے تو اسے بیمار ہونے یا نزلہ و زكام كی شدت ہونے كا خدشہ ہو تو وہ

تیمم کر کے نماز ادا کر لے، چاہے مرد ہو یا عورت اس میں کوئی فرق نہیں، اسے نماز وقت سے تاخیر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیۃ (21 / 451).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا تیمم کرنا جنبی شخص سے غسل مکمل طور پر ساقط کر دیتا ہے، اور اس تیمم کے ساتھ میں کتنی نمازیں ادا کر سکتا ہوں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" تیمم پانی کے قائم مقام ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مسلمانوں کے لیے زمین مسجد اور پاکیزگی کا باعث بنائی ہے، اس لیے جب پانی نہ ملے، یا پھر کسی بیماری وغیرہ کی بنا پر پانی استعمال کرنے سے عاجز ہو تو تیمم پانی کے قائم مقام ہو گا، اور تیمم اس وقت تک کافی ہے جب تک پانی نہیں ملتا چنانچہ جب بھی اسے پانی ملے تو اسے سابقہ غسل جنابت کرنا واجب ہے، اور اسی طرح جب مریض شفایاب ہو جائے، اور اللہ تعالی اسے عافیت سے نوازے تو وہ اس سابقہ جنابت سے غسل کرے گا جس سے اس نے تیمم کیا تھا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اگر کسی مسلمان شخص کو دس برس تک بھی پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی اس کے لیے طہارت ہے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چنانچہ جب آپ کو پانی ملے تو اسے اپنی جلد سے لگاؤ "

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے، روایت کیا ہے، اور بزار نے بھی روایت کیا ہے، اور ابن قطان نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ جب اسے پانی ملے تو وہ اپنی جلد کو تر کرے "

اس کا معنی یہ ہے کہ: جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد وہ غسل کرے، اور پانی نہ ملنے کی بنا پر، یا پانی استعمال کرنے سے عاجز ہونے یا بیماری کی بنا پر پانی استعمال نہ کر سکنے کی وجہ سے تیمم کر کے ادا کردہ پچھلی تمام نمازیں صحیح ہیں، حتی کہ وہ بیماری ختم ہو جائے اور اسے شفا مل جائے، یا پھر پانی نہ ملنے کی صورت میں جب پانی مل جائے تو اسے غسل کرنا ہوگا چاہے کتنی ہی دیر بعد ملے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (10 / 201).

والله اعلم .